يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ

اے بنی اسرائیل! میری وہ نعمت یاد کرو جس سے میں نے تمھیں نوازا تھا اور یہ کہ میں نے تمھیں دنیا جہاں کے لوگوں پر فضیلت دی۔[2:47]

وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَأَنجَيْنَاكُمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ

اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تمہارے لئے سمندر کو شگافتہ کیا (اسے پھاڑ کر تمہارے لئے راستہ بنایا) اور تمھیں نجات دی اور تمہارے دیکھتے دیکھتے فرعونیوں کو غرق کر دیا۔[2:50]

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام سمندر (بحر احمر) کے قریب پہنچے تو اللہ نے وحی کی اے موسیٰ نبی اسرائیل سے کہہ دو کہ میری وحدانیت کی تجدید کرلیں، اور سید الانبیا حضر محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل و جان سے اقرار کریں نیز اپنے دلوں میں حضرت محمدؐ کے بھائی علیؑ اور ان کی پاکیزہ آلؑ کی ولایت کا اعادہ کریں اور کہیں:

اَللّٰھُمَّ جَوِزنَا عَلَیٰ مَتنِ ھٰذَا المَاءِ

یااللہ ہمیں اس سطحِ آب سے پار لگادے

تو پانی تمہارے لیے زمین میں تبدیل ہو جائے گا۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا تو انہوں نے جواب دیا آپ ہم پر ناپسندیدہ بات مسلط کر رہے ہیں۔ ہم نے محض موت کے ڈر سے فرعون سے راہِ فرار اختیار کی اب آپؑ یہ چاہتے ہیں ہیں کہ ان کلمات کے ذریعہ ہم گہرے پانی میں چلے جائیں جب کہ ہمیں یہ بھی معلوم کہ ہمارا حشر کیا ہونے والا ہے۔

تو کالب بن یوحنّا نے حضرت موسیٰؑ سے دریافت کیا (وہ اپنی سواری پر تھا اور خلیج چار فرسخ چوڑی تھی) کہ اے اللہ کے نبی کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ یہ الفاظ کہہ کر ہم خلیج میں داخل ہو جائیں؟ تو حضرت موسیٰؑ نے جواب دیا بے شک یہ اللہ کا فرمان ہے تو اس نے پوچھا کیا آپؑ مجھے اس بات کا حکم دیتے ہیں؟ تو موسیٰؑ نے جواب دیا ہاں یقیناً تو اس نے ٹھہر کر اپنے دل میں اللہ کی توحید، حضرت محمدؐ کی نبوت اور علیؑ اور ان کے اہلبیتؑ کی ولایت کو دہرایا اور پھر گویا ہوا "یا اللہ! تجھے ان ہستیوں کی عظمت کا واسطہ مجھے اس پانی پر سے عبور کر دے" پھر اس نے

اپنے گھوڑے کو ایڑ لگائی ، تو گھوڑا سطحِ آب پر اس طرح چلنے لگا گویا وہ زمین پر چل رہا ہے اسی طرح وہ خلیج کے آخری حصے پر پہنچ کر دوبارہ تیزی سے واپس آیا اور بنی اسرائیل سے کہا اے اولادِ اسرائیل تم حضرت موسیٰؑ کی اطاعت کرو، یہ دعا تو جنت کے دروازوں کی کنجی ہے، اس دعا سے جہنم کے دروازے بند ہو جائیں گے، رزق میں برکت ہو گی اور بندگان و کنیزان خدا کو خدائے مہربان کی رضامندی حاصل ہو گی ۔ انہوں نے انکار کیا اور کہا کہ یہ پانی اگر زمین بن جائے تو ہم اس پر چلنے کیلئے تیار ہیں تو اللہ نے حضرت موسیٰؑ پر وحی کی:

اَنِ اضرِب بِعَصَا کَ البَحرَ وَقُلِ اللّٰهُمَ صَلّ عَلَىٰ مُحَمَّدِوَآلِہِ الطَّیِبینَ لمّا فلقتہ

اے موسیٰ اپنا عصا سمندر کی سطح پر مارو اور کہو "اے اللہ! تو رحمت بھیج محمدؐ و آلِ محمدؑ پر جو پاک و پاکیزہ ہیں اس پانی کو شگافتہ کر دے۔

اس دعا کی برکت سے سمندر پھٹ گیا اور خلیج کے آخری حصے تک زمین ظاہر ہو گئی تو موسیٰؑ نے بنی اسرائیل سے کہا آؤ اب اس میں داخل ہو جاؤ۔ انہوں نے جواب دیا! ابھی زمین میں کیچڑ ہے ہمیں ڈر ہے کہ ہم اس میں دھنس نہ جائیں تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے موسیٰ تم کہو:

اللّٰهُمَ بِحَقِ مُحَمَد وَآلِہِ الطَّیِبینَ جَفِفهَا

یا اللہ تجھے محمدؐ اور ان کی پاک آلؑ کا واسطہ اس زمین کو خشک کر دے۔

حضرت موسیٰؑ نے یہ دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے بادِ صبا چلا کر زمین کو خشک کر ڈالا۔ تو حضرت موسیٰؑ نے بنی اسرائیل سے کہا آؤ چلو داخل ہو جاؤ۔ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ کے نبی ہمارے

بارہ قبیلے ہیں اور ہم بارہ آبا کی اولاد ہیں۔ اب اگر ہم داخل ہوں گے تو ہم میں سے ہر فریق اپنے اپنے ساتھیوں (ہمراہیوں) کو مقدم رکھنا چاہے گا جو ہمارے مابین نزاع کا باعث ہو سکتا ہے۔ اور اگر ہم میں سے ہر فریق (قبیلہ) کیلئے علیحدہ راستہ ہو گا تو ہم جس بات سے ڈر رہے ہیں اس سے امن نصیب ہو گا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو حکم دیا کہ قبائل کی تعداد کے مطابق سمندر میں بارہ مرتبہ اپنے عصا کو پانی کے اوپر مختلف مقامات پر ماریں جو ایک دوسرے کے پہلو بہ پہلو ہوں اور یہ کہیں:

اللّٰهُمَ بِجَاهِ مُحَمَد وَآلِهِ الطَيِبينَ بَينِ لَنَا الاَرضَ وَامطِ المَاءَ عَنَا

یااللہ! محمدؐ و آلِ محمدؐ کی عظمت کا واسطہ زمین کو ہم پر ظاہر کر دے اور پانی کو ختم کر دے

تو اس طرح بارہ مختلف راستے بن گئے۔ سمندر کی تہہ بادِ صبا سے خشک ہو گئی تو حضرت موسیٰؑ نے ان سے کہا تم لوگ اس میں داخل ہو جاؤ تو وہ بولے اگر ہم میں سے ہر ایک ان سیدھے راستوں میں سے کسی میں داخل ہو جائے گا تو اسے دوسروں پر گزرنے والے واقعات کا علم نہ ہو گا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ ان راستوں کے درمیان جو موجِ آب کی پہاڑیاں ہیں ان پر ضرب مارو تو حضرت موسیٰ نے ایسا ہی کیا اور کہا:

اللّٰهُمَ بِجَاهِ مُحَمَد وَآلِهِ الطَيِبينَ لَمَا جَعَلتَ فِی هٰذِه المَاءِ طِبقَاناً وَاسِعَةً يَرىٰ بَعضُهُم بَعضاً

یااللہ تجھے حضرت محمدؐ اور ان کی پاک آلؑ کا واسطہ ان پانیوں میں وسیع سوارخ بنا دے تا کہ یہ لوگ ایک دوسرے کو دیکھ سکیں۔

جب ایسا ہو گیا تو بنی اسرائیل ان گزر گاہوں پر چلنے لگے۔ جب یہ لوگ سمندر کے دوسرے کنارے تک پہنچے تو فرعون اپنے لشکر سمیت آ پہنچا اور کچھ لوگ سمندر میں داخل ہو گئے اور جب ان کا آخری آدمی بھی داخل ہو گیا تو اللہ نے سمندر کو حکم دیا اور موجیں باہم مل گئیں اور اس طرح وہ سب کے سب اصحاب موسیٰؑ کی نگاہوں کے سامنے سمندر میں غرق ہو گئے۔ تو اللہ تبارک تعالیٰ نے عہدِ محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بنی اسرائیل سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدؐ کی برکت اور حضرت موسیٰؑ کو دعا اور توسّل سے تمہارے اسلاف پر یہ احسان کیا کہ انہیں فرعون سے نجات دلائی تو یہ بات تمہاری سمجھ میں کیوں نہیں آتی کے تم حضرت محمدؐ کی نبوت پر ایمان لے آؤ جو تمہاری نگاہوں کے سامنے ہیں اور تمہارے درمیان رہ رہے ہیں۔

(تفسیرِ امام حسن عسکری علیہ السلام، صفحہ 245-247)

(تفسیر صافی، جلد 1، صفحہ 166 – 168)